7969 ـ ماضی میں عورت کی نمازیں رہ گئی ہیں اسے کیا کرنا ہو گا ؟

سوال

میری خالہ (میری پھوپھو) نے مجھے درج ذیل سوال دریافت کرنے کا کہا ہے:
ماضی میں اس کی کچھ نمازیں رہتی ہیں، اور اب وہ یہ معلوم کرنا چاہتی ہیں کہ شریعت اسلامیہ اس سلسلہ میں ان پر کیا لازم کرتی ہے، آپ کے جواب دینے پر مشکور ہونگے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال میں واضح نہیں کہ آپ کی خالہ یا پھوپھو کی نمازیں نیند کی بنا پر یا بھول کر رہ گئی یا پھر اس کے ہوش و حواس قائم نہ رہے یا کسی اور عذر کی بنا پر، آیا ان کی نمازیں عذر کی بنا پر رہیں یا کہ جان بوجھ کر عمدا ترک کی گئیں، بہر حال اگر تو ان کی نمازیں کسی عذر کی بنا پر رہی ہیں تو ان پر ان نمازوں کی قضاء کے ساتھ ساتھ تاخیر کرنے پر توبہ بھی کرنا ہو گی.

لیکن اگر انہوں نے بغیر کسی عذر یا نمازوں کی فرضیت کا انکار کرتے ہوئے رہیں، یا کہ ان کی ادائیگی میں سستی و کاہلی ہوئی ہو تو علماء کرام کے اقوال میں سے راجح قول یہ ہے کہ:

نماز کی فرضیت سے انکار کرنے والا یا پھر نماز میں سستی و کاہلی کرتے ہوئے نماز ترک کرنے والا شخص کافر ہے، اس کے لیے نمازیں قضاء کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ اللہ تعالی کے لیے کچھ رات میں اعمال ہیں جو دن کو قبول نہیں ہوتے، اور کچھ اعمال دن کو ہیں جو رات کو قبول نہیں ہوتے.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ کتاب (میں توبہ کرنا چاہتا ہوں لیکن) کا مطالعہ ضرور کریں.

اور جان بوجھ کر عمدا نماز ترک کرنے والا اگر بالکل نماز ترک کردے تو وہ کافر ہو جاتا ہے، چنانچہ اگر وہ اس سے توبہ کر لے اور نمازیں ادا کرنا شروع کر دے تو اسے ترک کردہ نمازوں کی قضاء کا حکم نہیں دیا جائیگا، لیکن اسے یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ وہ کثرت سے نوافل ادا کیا کرے، کیونکہ اسلام قبول کرنے سے پہلے سب گناہ ختم ہو جاتے ہیں.

فضیلة الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میں ایك مسلمان عورت ہوں پہلے میں نماز ادا نہیں کرتی تھی اور نہ ہی مجھے دینی امور کا کچھ علم تھا، لیکن اب اللہ تعالی نے مجھے ہدایت دی ہے اور میں نماز روزہ ادا کرنے لگی ہوں، اور قرآن مجید کی تلاوت اور تسبحیات بھی کرتی ہوں، میں نے دس بار قرآن مجید ختم کر لیا ہے، کیا اللہ تعالی میرے پچھلے سب اعلانیہ اور پوشیدہ گناہ بخش دے گا ؟

کیا اس سے زیادہ اور کچھ بھی مجھے کرنا ہو گا تا کہ اللہ تعالی مجھے بخش دے ؟

شیخ حفظہ اللہ کاجواب تھا:

توبہ پچھلے سب گناہ ختم کر ڈالتی ہے، الحمد اللہ جب آپ سچی اور صحیح توبہ کرچکی ہیں، اور اللہ تعالی کی جانب سے فرض کردہ امور ادا کر رہی ہیں، اور جن امور کو اللہ تعالی نے حرام کیا ہے اس سے اجتناب کرتی ہیں تو توبہ پچھلے سب گناہ ختم کر دے گا، اور آپ کے پچھلے سارے گناہ بخش دیے جائینگے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

آپ کہہ دیجیے اے میرے وہ بندوں جنہوں نے اپنے اوپر ظلم و زیادتی کر رکھی تم اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، یقینا اللہ تعالی سب گناہ بخش دینے والا ہے .

حتی کہ توبہ سے تو شرك بھی معاف ہو جاتا ہے، چنانچہ جو شخص شرك کرے اور پھر اس سے توبہ کر لے تو اللہ تعالی اسے معاف کر دیتا ہے.

جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافروں سے کہہ دیں کہ اگر وہ باز آ جائیں تو ان کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جائینگے .

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اسلام اپنے سے پہلے تمام گناہ ختم کر دیتا ہے، اور توبہ اس سے قبل والے تمام گناہ مٹا ڈالتی ہے "

مسند احمد (4 / 204).

چنانچہ جب آپ نے سچی اور صحیح توبہ کر لی ہے، اور اپنے اوپر اللہ تعالی کی جانب سے فرض کردہ امور کی پابندی سے ادائیگی کرتی ہیں، اور اللہ تعالی کی جانب سے حرام کردہ امور سے اجتناب کر رہی ہیں، تو ان شاء اللہ

پچھلے تمام گناہوں کی بخشش کے لیے یہی کافی ہے.

لیکن آپ کو چاہیے کہ مستقبل میں اپنے اعمال میں بہتری پیدا کریں اور توبہ کا التزام کرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی امور میں سے اللہ تعالی کی جانب سے اپنے اوپر فرض کردہ امور کی پابندی کریں.

واللہ اعلم .